پی وی ایم سی ایکٹ میں مجوزہ ترامیم

پیراویٹرنری ایجوکیشن کو بھی شامل کرنے کی تجویز

کونسل کی کمپوزیشن میں تبدیلیاں، الیکشن کے ذریعے ویٹس کی شمولیت

کونسل کو ویٹرنری کلینکس، ویلفیئر سینٹر، سیمن پروڈکشن یونٹ کی رجسٹریشن کا بھی اختیار ہوگا

کونسل عہدیداران کے خلاف جھوٹ لکھنا یا جھوٹی خبر چلانا قابل سزا عمل ہوگا

کونسل عہدیداران، ملازمین اور کمیٹیوں کے اقدامات پر قانونی کارروائی نہیں ہو سکے گی

ترامیم کیلئے مشاورتی اجلاس بلانے کی ضرورت، تفصیلی رپورٹ

Jassaraftab.com/proposed-amendments-in-pvmc-act

پی وی ایم سی ایکٹ میں مجوزہ ترامیم

پیراویٹرنری ایجوکیشن کو بھی شامل کرنے کی تجویز

کونسل کی کمپوزیشن میں تبدیلیاں، الیکشن کے ذریعے ویٹس کی شمولیت

کونسل کو ویٹرنری کلینکس، ویلفیئر سینٹر، سیمن پروڈکشن یونٹ کی رجسٹریشن کا بھی اختیار ہوگا

کونسل عہدیداران کے خلاف جھوٹ لکھنا یا جھوٹی خبر چلانا **قابل سزا عمل ہو گا**

کونسل عہدیداران، ملازمین اور کمیٹیوں کے اقدامات پر قانونی کارروائی نہیں ہو سکے گی

ترامیم کیلئے مشاورتی اجلاس بلانے کی ضرورت، **تفصیلی رپورٹ**

Jassaraftab.com/proposed-amendments-in-pvmc-act

لاہور (جاسر آفتاب ڈاٹ کام) پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل، پی وی ایم سی ایکٹ 1996 میں مجوزہ ترامیم کے حوالے سے سیکرٹری انٹر پروونشل کوآرڈینیشن کی زیرصدارت اہم اجلاس کا انعقاد ہوا۔ اس سے قبل اس پر لائیوسٹاک کے صوبائی محکموں اور دیگر سٹیک ہولڈرز سے رائے بھی لی گئی۔ اجلاس میں مجوزہ ترامیم پر مشاورت کیلئے کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔ یہ کمیٹی ترامیم کو حتمی شکل دے گی۔

پی وی ایم سی ایکٹ 1996 میں مجوزہ ترامیم کی جانب پیش رفت پی وی ایم سی کی موجودہ انتظامیہ اور عہدیداران کا انتہائی اہم، قابل ستائش اور تاریخی اقدام ہے۔ یہ ایک دیرینہ ضرورت تھی جس کو پورا کیا جارہا۔ چونکہ یہ اہم ترین مرحلہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ ترامیم کسی شخص یا گروہ کی خواہش کے مطابق، یا کسی شخص یا گروہ کے کونسل پر کمزور ہوتے تسلط کی مضبوطی کیلئے نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ ان کا مقصد پی وی ایم سی کی بطور ادارہ مضبوطی، مفاد پرست عناصر سے اس کی مکمل آزادی اور پاکستان میں ویٹرنری پروفیشن کے وقار کی بلندی کیلئے ہونا چاہئے۔ اس کیلئے تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت اور باہمی اتفاق رائے ضروری ہے۔

گزارش ہوگی کہ جلد بازی میں ان ترامیم کو حتمی شکل نہ دی جائے بلکہ اس کے لئے ایک مشاورتی اجلاس طلب کیا جائے جس میں تمام سٹیک ہولڈرز کو مدعو کر کے ہر ترمیم اور اضافی شق پر کھلی بحث کرائی جائے اور لوگوں کی تجاویز کے بعد اتفاق رائے قائم کیا جائے۔ مزید اس حوالے سے تحریری تجاویز بھی طلب کی جانی چاہئیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی ان پُٹ شامل رہے۔ اگر مقصد ذاتی نہیں بلکہ قومی ہے تو پھر مشاورت کے لئے پلیٹ فارم کو کھولنے سے گھبراہٹ بھی نہیں ہونی چاہئے۔

میٹنگ میں پیش کئے گئے مبینہ مسودہ کے مطابق پی وی ایم سی ایکٹ میں سب سے بڑی تبدیلی اس میں پیراویٹرنری ایجوکیشن کی شمولیت ہے۔ اس ترمیم کے بعد کونسل ویٹرنری ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ پیراویٹس کے مختلف کورسز کو بھی ریگولیٹ کرے گی جبکہ پیراویٹس کی رجسٹریشن بھی کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ کونسل کی کمپوزیشن میں بھی بڑی تبدیلیوں کی تجاویز دی گئی ہیں۔

دوسری جانب پیراویٹرنری ایجوکیشن کی پی وی ایم سی میں شمولیت کے حوالے سے شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ عمومی رائے اس کی مخالفت میں سامنے آرہی ہے۔ اس کے برعکس یہ حقیقت بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ پیراویٹرنری ایجوکیشن کو ریگولیٹ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ پیراویٹرنری ایجوکیشن کی ریگولیشن اور پیراویٹس کی رجسٹریشن کو پی وی ایم سی میں شامل کرنے کی بجائے اس کے لئے الگ ادارے کا قیام عمل میں لایا جانا چاہئے۔ یہ ادارہ پیراویٹس کی ایجوکیشن، ان کی رجسٹریشن، اور ان کے کام کے سکوپ کے ساتھ ساتھ عطائیت میں ملوث پیراویٹس کی سزاؤں کے حوالے سے قواعد وضوابط ترتیب دے۔

مجوزہ ترمیم کے مطابق کونسل کیلئے چاروں صوبوں کے محکمہ لائیوسٹاک ایک ایک سینئر پبلک ویٹرنیرین کو نامزد کریں گے۔ یہاں سینئر پبلک ویٹرنیرین کی جگہ آفیسر کا گریڈ لکھتے ہوئے سینئر کو واضح کیا جانا چاہئے۔

ترمیم کے مطابق پی وی ایم سی سے منظور شدہ ویٹرنری تعلیمی اداروں کے سربراہان میں سے دو کو لیا جائے گا جبکہ ان دو کا انتخاب الیکشن کے ذریعے ہوگا۔ منظور شدہ صرف 2 تعلیمی اداروں کی بجائے تمام ویٹرنری تعلیمی ادارے جو کہ ڈی وی ایم کروارہے ہیں اور کونسل سے منظور یا عارضی منظور شدہ ہیں انہیں کونسل کا ممبر بنایا جانا چاہئے۔ دوسری جانب پرائیویٹ ویٹرنری تعلیمی اداروں کی نمائندگی کیلئے ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارے کے نمائندے کو بھی شامل کرنا چاہئے جس کا انتخاب موجود پرائیویٹ ویٹرنری اداروں میں سے الیکشن کے ذریعے کیا جائے۔ تمام سرکاری اور پرائیویٹ ویٹرنری تعلیمی ادارے موجود پرائیویٹ اداروں میں سے الیکشن کے ذریعے کسی ایک کو منتخب کرسکتے ہیں۔ اس پرائیویٹ ادارے کے

JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub

نامزد ممبر پر صدر، نائب صدر کا الیکشن لڑنے کے ساتھ ساتھ ایگزیکٹو کمیٹی سمیت کسی انتظامی کمیٹی کا حصہ بننے پر پابندی ہونی چاہیے۔

مفادات کے ٹکراؤ سے بچنے کیلئے کسی بھی ویٹرنری تعلیمی ادارے کے مالک، کاروباری شراکت دار اور ایڈمنسٹریٹر کے کسی بھی حیثیت میں ممبر کونسل بننے پر مکمل پابندی ہونی چاہیے۔

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے ایکٹ 2023 میں بھی یہ شق رکھی گئی ہے۔اس کا مقصد کونسل کو کاروباری مفادات کے استعمال سے بچانا ہے۔

مجوزہ ترمیم کے مطابق ایسی پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن جو سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ کے تحت رجسٹر ہو اور پی وی ایم سی سے منظور شدہ بھی ہو، اس کے دو ممبران لئے جائیں گے جن کا انتخاب پی وی ایم اے کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کی جانب سے کیا جائے گا۔ان میں سے ایک صوبے سے ایک سے زیادہ ممبر نہیں ہو سکے گا۔دوسری جانب کونسل کیلئے چھ ویٹرنری ڈاکٹرز کا انتخاب پی وی ایم سی براہ راست الیکشن کے ذریعے کرے گی۔

پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) کا پی وی ایم سی میں کوئی کام نہیں ہونا چاہیے۔ چھ ویٹرنری ڈاکٹرز کا پی وی ایم سی کی جانب سے انتخاب ویٹرنری ڈاکٹرز کی عوامی نمائندگی کا بہترین طریقہ ہے۔ پی وی ایم اے ایک انتہائی متنازع ترین شکل اختیار کر چکی ہے جس پر چند مفاد پرست عناصر نے ذاتی طور پر نا ختم ہونے والا قبضہ کر لیا ہے۔ اب وہ عناصر اس ذاتی قبضے اور اپنی ذاتی متعلقہ کاروبار کے اشتراک سے پی وی ایم سی پر اپنے کمزور ہوتے تسلط کو مضبوط کرنے کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور ماضی کی طرح کا اس پر مکمل قبضہ چاہتے ہیں۔ایسے تباہ کن عناصر سے پی وی ایم سی جیسے ادارے کو مکمل طور پر پاک کرنا چاہیے۔اسلئے ضروری ہے کہ PVMA جس کا حقیقی معنوں میں کہیں وجود نہیں، اس کو مکمل طور پر پی وی ایم سی سے نکال دینا چاہیے۔

دوسری جانب اگر کونسل میں کسی ویٹرنری ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنی ہو تو اس کیلئے نئی شق داخل کی جاسکتی ہے۔اس میں واضح کرنا چاہیے کہ کوئی بھی قومی سطح کی ویٹرنری پروفیشنلز کی ایسوسی ایشن جو کہ SECP یا DGTO سے رجسٹر ہو تو اس کا ایک نمائندہ کونسل کا حصہ بن سکتا ہے۔اگر ایسی ایسوسی ایشنز ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں بھی نمائندگی دی جاسکتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اس انتظامی ادارے کو ایسوسی ایشنز سے الگ ہی رکھا جائے۔

مجوزہ ترمیم کیمطابق فیڈرل گورنمنٹ کے چار ممبران کی جگہ ریماؤنٹ ویٹرنری اینڈ فارمز کور کا نامزد کردہ صرف ایک ممبر شامل ہوگا۔دو ممبران پیرا ویٹرنری انسٹیٹیوٹس کے سربراہان میں سے الیکشن کے ذریعے آئیں گے۔اینیمل ہزبنڈری کمشنر پہلے کی طرح کونسل کا حصہ ہوگا جبکہ اس کے نام کے ساتھ چیف ویٹرنری آفیسر کا بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔

فیڈرل گورنمنٹ کے چار نامزد ممبران کونسل میں رہنے چاہئیں۔ان میں سے ایک RVFC سے رہے۔باقی تین کیلئے قواعد وضوابط ترتیب دے دینے چاہئیں جن میں سے ایک پولٹری انڈسٹری، ایک ڈیری انڈسٹری اور ایک پیٹ پریکٹس سے متعلقہ کم از کم پندرہ سال کے تجربہ کا حامل کاروباری ویٹ ہونا چاہیے۔ان تینوں کا انتخاب وفاقی کابینہ کی منظوری سے ہونا چاہیے اور جبکہ نامزدگی متعلقہ منسٹری کی جانب سے ہو۔

مزید پی وی ایم سی میں پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن، پاکستان ویٹرنری فارماسیوٹیکلز ایسوسی ایشن، اور DGTO یا SECP سے رجسٹرڈ کوئی اور ایسوسی ایشن جس کا تعلق ڈیری، پولٹری، پیٹس یا متعلقہ پروفیشن سے ہو ان میں سے ہر ایسوسی ایشن کا نمائندہ بھی پی وی ایم سی میں شامل کرنا چاہیے تاکہ پرائیویٹ سیکٹر کی نمائندگی ہو سکے۔

مجوزہ ترامیم کے مطابق گریڈ 20 کا فنانس سے متعلقہ نان ویٹ بھی کونسل میں شامل کیا جائے گا۔گریڈ 20 کے نان ویٹ آفیسر کو شامل کرنا اچھا اقدام ہے۔مزید ایک لیگل ایکسپرٹ بھی کونسل کا حصہ ہونا چاہیے۔اس کے ساتھ ساتھ انتہائی ضروری ہے کہ تمام صوبوں کے سیکرٹری لائیوسٹاک کو کونسل میں شامل کیا جائے۔اس طرح کے افسران کی شمولیت سے یہ ادارہ انتظامی طور پر مستحکم ہوگا۔پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل میں بھی صوبائی ہیلتھ سیکرٹریز کونسل کا حصہ ہیں۔

مجوزہ ترامیم کے مطابق ممبر کونسل کا دورانیہ چار سال کیلئے ہوگا، کسی ممبر کی خالی جگہ پر منتخب ہونے والا ممبر چار سال کیلئے نہیں بلکہ باقی دورانیے کیلئے ممبر رہے گا۔اپنے ادارے سے ریٹائرمنٹ کی صورت میں ممبر کونسل کی مدت ختم ہو جائے گی۔ممبر کی جگہ خالی ہونے کی صورت میں ممبر کا انتخاب یا نامزدگی تین ماہ میں کی جائے گی۔کونسل کی مدت ختم ہونے سے تین ماہ پہلے نئے ممبران کا انتخاب کر لیا جائے گا تاکہ تسلسل برقرار رہے۔

کونسل میں ایک دفعہ ممبر منتخب ہونے والے شخص کیلئے لازمی قرار دیا جائے کہ وہ اگلی ٹرم کیلئے ممبر نہ بن سکے۔صدر اور نائب صدر کیلئے انتہائی لازم ہونا چاہیے کہ وہ اگلی دو ٹرمز کیلئے صدر اور نائب صدر کا الیکشن نہیں لڑ سکیں گے۔اس اقدام سے دوبارہ اس ادارے کو کسی فرد یا مخصوص گروہ کی جانب سے تباہ کرنے کے امکانات کم ہوں گے۔ریٹائرمنٹ کے بعد کونسل ممبر نہ رہنے کی ترمیم اچھا اقدام ہے۔

مجوزہ ترمیم کے مطابق کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی میں صدر اور نائب صدر کے ساتھ پانچ ممبران شامل ہوں گے جن میں ایک پیرا ویٹ کو بھی شامل کیا جائے گا۔صدر نائب صدر اور کونسل ملازمین کے ساتھ ساتھ لیگل ایڈوائزر اور کنسلٹنٹ کی مراعات مختص کرنے کا اختیار کونسل کے پاس ہوگا۔

ایگزیکٹو کمیٹی میں صدر اور نائب صدر سمیت کم از کم دس ممبران شامل ہونے چاہئیں۔باقی آٹھ میں سے کم از کم چار کا تعلق سرکاری ویٹرنری تعلیمی اداروں سے لازمی ہونا چاہیے۔

ایکٹ میں نئی شقوں کی بھی تجاویز دی گئی ہیں۔مبینہ ڈرافٹ کے مطابق کونسل کو ویٹرنری کلینکس، اینیمل ہیلتھ، اینیمل ویلفیئر فیسلٹیز، سیمن پروڈکشن یونٹ اور ویٹرنری پریکٹس کے

JASSARAFTAB.COM
A Veterinary Information Hub

ادارے رجسٹر کرنے کا بھی اختیار ہوگا۔

ویٹرنری کلینکس، پریکٹس کے اداروں اور سیمن پروڈکشن یونٹس وغیرہ کی رجسٹریشن بھی پی وی ایم سی کے دائرہ اختیار میں نہیں ہونی چاہئے۔اٹھارویں ترمیم کے تناظر میں یہ ویسے بھی صوبائی ڈومین ہے۔دوسری جانب ویٹرنری کلینکس، ویٹرنری ہاسپٹلز، پیٹ کلینکس اور جانوروں کی صحت سے متعلقہ دیگر اداروں کو ریگولیٹ کرنے کیلئے صوبائی سطح پر ویٹرنری ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام انتہائی ضروری ہے۔اس حوالے سے محکمہ لائیوسٹاک پنجاب میں بہت حد تک ماضی میں کام ہو بھی چکا ہے۔اس کو حتمی شکل دیتے ہوئے کمیشن کے قیام کی جانب بڑھنا چاہئے۔

مجوزہ شق کیمطابق کسی بھی ویٹ کی جانب سے کونسل عہدیداران کے خلاف جھوٹ لکھنا، جھوٹی خبر، ڈاکومینٹری، سٹیٹمنٹ کے ذریعے کسی بھی ذریعہ، بشمول الیکٹرانک یا جدید ذریعہ سے بدنام کرنا قابل جرم عمل ہوگا۔کونسل ممبران، عہدیداران اور کمیٹیوں کو استثنی حاصل ہوگا اور ان کے اقدامات پر قانونی کارروائی نہیں کی جاسکے گی۔

پاکستان میں پہلے ہی سے کسی کے بارے میں جھوٹی خبر چھاپنے یا سوشل میڈیا یا کسی اور میڈیا پر جھوٹ لکھنے کے حوالے سے قوانین موجود ہیں۔پی وی ایم سی نہ تو دفاع کا ادارہ ہے اور نہ ہی حساس ادارہ کہ اس کے ایکٹ میں خصوصی طور پر شق ڈالی جائے۔اس حوالے سے کونسل کے قانون میں خصوصی شق ڈالنے کا مقصد بادی النظر میں کونسل عہدیداران پر ہونے والی جائز تنقید کا خوف کے ذریعے راستہ بند کرنا ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خبر کے سچے یا جھوٹے ہونے کا فیصلہ کون کرے گا۔اگر یہ فیصلہ کونسل نے خود ہی کرنا ہے تو یہ ممکن نہیں کے کونسل مدعی بھی خود ہو اور منصف بھی خود۔لہٰذا ایسی شق کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔اسی طرح کونسل کے ممبران، عہدیداران اور ملازمین کو مقدس گائیں بنانے کی بھی کوشش نہیں کی جانی چاہئے۔

پھر بھی اگر ایسی شق شامل کرنی ہے تو اس میں فیصلے کا اختیار کونسل سے باہر ہونا چاہیے۔شق شامل کی جاسکتی ہے کہ اگر کونسل ممبر یا کسی عہدیدار کے بارے میں کوئی بھی خبر یا سوشل میڈیا پر تحریر جس پر کسی ممبر یا عہدیدار کو جھوٹے ہونے کا دعویٰ ہو، تو متاثرہ شخص کی درخواست پر رجسٹرار اس خبر میں لگائے گئے الزام کو NAB، FIA یا کسی اور متعلقہ تحقیقاتی ادارے کے حوالے کردے کہ اس پر تحقیقات کی جائیں۔اگر خبر یا لکھی گئی تحریر یا لگایا جانے والا الزام درست ہو تو اس عہدیدار کو قانون کے مطابق گرفت میں لایا جائے۔اگر کسی نے کونسل ممبر کی ساکھ کو نقصان پہنچانے یا کردار کشی کیلئے جھوٹی خبر یا تحریر لکھی ہو، تو اس کے خلاف سائبر کرائم یا دیگر متعلقہ قوانین کے مطابق متعلقہ ادارہ کارروائی کرے۔

نئی مجوزہ شقوں کے بعد پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل فنڈ کا قیام عمل میں لایا جائے گا جبکہ، کونسل کا باقاعدہ بجٹ بنے گا۔مزید اکاؤنٹس اور آڈٹ کا بہتر نظام تشکیل دیا جائے گا۔اس کے ساتھ ملازمین کی ریٹائرمنٹ کے بعد پینشن اور دیگر فوائد کے حوالے سے شق شامل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

ڈسپلنری پروسیڈنگز کے حوالے سے بھی تجویز دی گئی ہے۔کسی بھی انکوائری کے لئے تین رکنی ٹیم تشکیل دی جائے جس میں ایک ممبر کونسل ہوگا۔تین ممبران میں سے ایک لیگل ایکسپرٹ ہوگا۔کسی بھی انکوائری کمیٹی کی مدد کیلئے پندرہ سالہ تجربہ کا حامل متعلقہ ویٹ بطور ایکسپرٹ شامل کیا جائے گا۔کمیٹی نوے دن میں فیصلہ کرے گی۔

سزاؤں کے حوالے سے پرانی شک کی جگہ نئی شک شامل کی گئی ہے۔بغیر رجسٹریشن ادارہ چلانے یا داخلوں کا اشتہار جاری کرنے پر قید کے ساتھ ساتھ جرمانے کی سزا ہوگی۔اجازت سے زیادہ تعداد میں داخلے کرنے پر جرمانے کی سزا ہوگی۔کونسل کی جھوٹی رجسٹریشن ظاہر کرنے پر جرمانے کے ساتھ ساتھ قید کی سزا ہوگی۔قید کی سزا کا اختیار اینیمل ہیلتھ ایکٹ 2024 کے تحت قائم لائیوسٹاک ٹریبونل کے پاس ہوگا۔کونسل کے کسی حکم یا اقدام سے متاثرہ شخص یا کونسل کا ملازم شکایت کی صورت میں لائیوسٹاک ٹریبونل کے سامنے اپیل کرسکتا ہے۔

فنڈ کے قیام، بجٹ، اکاؤنٹس، آڈٹ اور پینشن کے حوالے سے شقیں داخل کرنا اچھا اقدام ہے۔ڈسپلنری پروسیڈنگز اور سزاؤں کے حوالے سے ترامیم اور نئی شقوں کا اضافہ بھی اچھا اقدام ہے۔لائیوسٹاک ٹریبونل کے سامنے اپیل بھی مثبت قدم ہے بشرطیکہ ٹریبونل آزاد ہو۔

بغیر منظوری ویٹرنری تعلیمی ادارہ چلانے، بغیر منظوری داخلے کا اشتہار دینے اور منظور شدہ تعداد سے زیادہ داخلے کرنے پر سزاؤں کا تعین اچھا اقدام ہے۔مزید اس پہلو پر بھی غور کرنا چاہئے کہ میرٹ داخلہ سے متعلقہ شق بھی شامل کی جائے۔کچھ اداروں میں انتہائی کم ترین نمبروں پر بھی داخلہ کردیا جاتا ہے۔اس کیلئے داخلہ پالیسی وضع کرنی چاہئے۔میڈیکل اور انجینئرنگ کی طرز پر کسی ٹیسٹ کا بھی اہتمام کیا جانا چاہئے تاکہ صرف قابل اشخاص ہی اس ڈگری میں داخلہ لے سکیں۔ایکٹ میں عارضی منظور شدہ ویٹرنری تعلیمی اداروں کے حوالے سے بھی قانون سازی کرنی چاہئے تاکہ پروونشل ایکریڈیٹیشن کو قانونی شکل دی جاسکے۔

آخر میں پھر گزارش ہوگی کہ قومی سطح کا مشاورتی اجلاس بلایا جائے۔دوسری جانب اس پہلو کو بھی دیکھنا ہوگا کہ ایکٹ کی شق 5 اور 6 کے مطابق کیا کونسل مکمل ہے؟ کیا اس کو اختیار ہے؟

پی وی ایم سی ایکٹ میں مجوزہ ترامیم

پیراویٹرنری ایجوکیشن کو بھی شامل کرنے کی تجویز

کونسل کی کمپوزیشن میں تبدیلیاں، الیکشن کے ذریعے ویٹس کی شمولیت

کونسل کو ویٹرنری کلینکس، ویلفیئر سینٹرز، سیمن پروڈکشن یونٹ کی رجسٹریشن کا بھی اختیار ہوگا

کونسل عہدیداران کے خلاف جھوٹ لکھنا یا جھوٹی خبر چلانا قابل سزا عمل ہوگا

کونسل عہدیداران، ملازمین اور کمیٹیوں کے اقدامات پر قانونی کارروائی نہیں ہو سکے گی

ترامیم کیلئے مشاورتی اجلاس بلانے کی ضرورت، تفصیلی رپورٹ

لاہور (جاسر آفتاب ڈاٹ کام) پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل، پی وی ایم سی ایکٹ 1996 میں مجوزہ ترامیم کے حوالے سے سیکرٹری انٹر پروونشل کوآرڈینیشن کی زیر صدارت اہم اجلاس کا انعقاد ہوا۔ اس سے قبل اس پر لائیوسٹاک کے صوبائی محکموں اور دیگر سٹیک ہولڈرز سے رائے بھی لی گئی۔ اجلاس میں مجوزہ ترامیم پر مشاورت کیلئے کمیٹی تشکیل دی جا چکی ہے۔ یہ کمیٹی ترامیم کو حتمی شکل دے گی۔

پی وی ایم سی ایکٹ 1996 میں مجوزہ ترامیم کی جانب پیش رفت پی وی ایم سی کی موجودہ انتظامیہ اور عہدیداران کا انتہائی اہم، قابل ستائش اور تاریخی اقدام ہے۔ یہ ایک دیرینہ ضرورت تھی جس کو پورا کیا جا رہا۔ چونکہ یہ اہم ترین مرحلہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ ترامیم کسی شخص یا گروہ کی خواہش کے مطابق، یا کسی شخص یا گروہ کے کونسل پر کمزور ہوتے تسلط کی مضبوطی کیلئے نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ ان کا مقصد پی وی ایم سی کی بطور ادارہ مضبوطی، مفاد پرست عناصر سے اس کی مکمل آزادی اور پاکستان میں ویٹرنری پروفیشن کے وقار کی بلندی کیلئے ہونا چاہئے۔ اس کیلئے تمام سٹیک ہولڈرز کی مشاورت اور باہمی اتفاق رائے ضروری ہے۔

گزارش ہوگی کہ جلد بازی میں ان ترامیم کو حتمی شکل نہ دی جائے بلکہ اس کے لئے ایک مشاورتی اجلاس طلب کیا جائے جس میں تمام سٹیک ہولڈرز کو مدعو کر کے ہر ترمیم اور اضافی شق پر کھلی بحث کرائی جائے اور لوگوں کی تجاویز کے بعد اتفاق رائے قائم کیا جائے۔ مزید اس حوالے سے تحریری تجاویز بھی طلب کی جانی چاہئیں تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کی ان پُٹ شامل رہے۔ اگر مقصد ذاتی نہیں بلکہ قومی ہے تو پھر مشاورت کے لئے پلیٹ فارم کو کھولنے سے گھبراہٹ بھی نہیں ہونی چاہئے۔

میٹنگ میں پیش کئے گئے مبینہ مسودہ کے مطابق پی وی ایم سی ایکٹ میں سب سے بڑی تبدیلی اس میں پیرا ویٹرنری ایجوکیشن کی شمولیت ہے۔ اس ترمیم کے بعد کونسل ویٹرنری ایجوکیشن کے ساتھ ساتھ پیراویٹس کے مختلف کورسز کو بھی ریگولیٹ کرے گی جبکہ پیرا ویٹس کی رجسٹریشن بھی کی جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ کونسل کی کمپوزیشن میں بھی بڑی تبدیلیوں کی تجاویز دی گئی ہیں۔

دوسری جانب پیراویٹرنری ایجوکیشن کی پی وی ایم سی میں شمولیت کے حوالے سے شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ عمومی رائے اس کی مخالفت میں سامنے آ رہی ہے۔ اس کے برعکس یہ حقیقت بھی اپنی جگہ موجود ہے کہ پیراویٹرنری ایجوکیشن کو ریگولیٹ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ پیراویٹرنری ایجوکیشن کی ریگولیشن اور پیراویٹس کی رجسٹریشن کو پی وی ایم سی میں شامل کرنے کی بجائے اس کے لئے الگ ادارے کا قیام عمل میں لایا جانا چاہئے۔ یہ ادارہ پیراویٹس کی ایجوکیشن، ان کی رجسٹریشن، اور ان کے کام کے سکوپ کے ساتھ ساتھ عطائیت میں ملوث پیراویٹس کی سزاؤں کے حوالے سے قواعد وضوابط ترتیب دے۔

مجوزہ ترمیم کے مطابق کونسل کیلئے چاروں صوبوں کے محکمہ لائیوسٹاک ایک ایک سینئر پبلک ویٹرنیرین کو نامزد کریں گے۔ یہاں سینئر پبلک ویٹرنیرین کی جگہ آفیسر کا گریڈ لکھتے ہوئے سینئر کو واضح کیا جانا چاہئے۔

ترمیم کے مطابق پی وی ایم سی سے منظور شدہ ویٹرنری تعلیمی اداروں کے سربراہان میں سے دو کو لیا جائے گا جبکہ ان دو کا انتخاب الیکشن کے ذریعے ہوگا۔

منظور شدہ صرف 2 تعلیمی اداروں کی بجائے تمام ویٹرنری تعلیمی ادارے جو کہ ڈی وی ایم کروا رہے ہیں اور کونسل سے منظور یا عارضی منظور شدہ ہیں انہیں کونسل کا ممبر بنایا جانا چاہئے۔ دوسری جانب پرائیویٹ ویٹرنری تعلیمی اداروں کی نمائندگی کیلئے ایک پرائیویٹ تعلیمی ادارے کے نمائندے کو بھی شامل کرنا چاہئے جس کا انتخاب موجود پرائیویٹ ویٹرنری اداروں میں سے الیکشن کے ذریعے کیا جائے۔ تمام سرکاری اور پرائیویٹ ویٹرنری تعلیمی ادارے موجود پرائیویٹ اداروں میں سے الیکشن کے ذریعے کسی ایک کو منتخب کر سکتے ہیں۔ اس پرائیویٹ ادارے کے نامزد ممبر پر صدر، نائب صدر کا الیکشن لڑنے کے ساتھ ساتھ ایگزیکٹو کمیٹی سمیت کسی انتظامی کمیٹی کا حصہ بننے پر پابندی ہونی چاہئے۔

مفادات کے ٹکراؤ سے بچنے کیلئے کسی بھی ویٹرنری تعلیمی ادارے کے مالک، کاروباری شراکت دار اور ایڈمنسٹریٹر کے کسی بھی حیثیت میں ممبر کونسل بننے پر مکمل پابندی ہونی چاہئے۔ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے ایکٹ 2023 میں بھی یہ شق رکھی گئی ہے۔ اس کا مقصد کونسل کو کاروباری مفادات کے استعمال سے بچانا ہے۔

مجوزہ ترمیم کے مطابق ایسی پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن جو سوسائٹی رجسٹریشن ایکٹ کے تحت رجسٹر ہو اور پی وی ایم سی سے منظور شدہ بھی ہو، اس کے دو ممبران لئے جائیں گے جن کا انتخاب پی وی ایم اے کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کی جانب سے کیا جائے گا۔ ان میں سے ایک صوبے سے ایک سے زیادہ ممبر نہیں ہو سکے گا۔ دوسری جانب کونسل کیلئے چھ ویٹرنری ڈاکٹرز کا انتخاب پی وی ایم سی براہ راست الیکشن کے ذریعے کرے گی۔

پاکستان ویٹرنری میڈیکل ایسوسی ایشن (PVMA) کا پی وی ایم سی میں کوئی کام نہیں ہونا چاہئے۔ چھ ویٹرنری ڈاکٹرز کا پی وی ایم سی کی جانب سے انتخاب ویٹرنری ڈاکٹرز کی عوامی نمائندگی کا بہترین طریقہ ہے۔ پی وی ایم اے ایک انتہائی متنازع حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ جس پر چند مفاد پرست عناصر نے ذاتی طور پر ناجائز ہونے والا قبضہ کر لیا ہے۔ اب وہ عناصر اس ذاتی قبضے اور اپنی ذاتی متعلقہ کاروبار کے اشتراک سے پی وی ایم سی پر اپنے کمزور ہوتے تسلط کو مضبوط کرنے کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور ماضی کی طرح کا اس پر مکمل قبضہ چاہتے ہیں۔ ایسے تباہ کن عناصر سے پی وی ایم سی جیسے ادارے کو مکمل طور پر پاک کرنا چاہئے۔ اسلئے ضروری ہے کہ PVMA جس کا حقیقی معنوں میں کہیں وجود نہیں، اس کو مکمل طور پر پی وی ایم سی سے نکال دینا چاہئے۔

دوسری جانب اگر کونسل میں کسی ویٹرنری ایسوسی ایشن کی نمائندگی کرنی ہو تو اس کیلئے نئی شق داخل کی جا سکتی ہے۔ اس میں واضح کرنا چاہئے کہ کوئی بھی قومی سطح کی ویٹرنری پروفیشنلز کی ایسوسی ایشن جو کہ SECP یا DGTO سے رجسٹر ہو تو اس کا ایک نمائندہ کونسل کا حصہ بن سکتا ہے۔ اگر ایسی ایسوسی ایشنز ایک سے زیادہ ہوں تو انہیں بھی نمائندگی دی جا سکتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اس انتظامی ادارے کو ایسوسی ایشنز سے الگ ہی رکھا جائے۔

مجوزہ ترمیم کیمطابق فیڈرل گورنمنٹ کے چار ممبران کی جگہ ریماؤنٹ ویٹرنری اینڈ فارمز کور کا نامزد کردہ صرف ایک ممبر شامل ہوگا۔ دو ممبران ویٹرنری انسٹیٹیوٹس کے سربراہان میں سے الیکشن کے ذریعے آئیں گے۔ اینیمل ہزبنڈری کمشنر پہلے کی طرح کونسل کا حصہ ہوگا جبکہ اس کے نام کے ساتھ چیف ویٹرنری آفیسر کا بھی اضافہ کر دیا جائے گا۔

فیڈرل گورنمنٹ کے چار نامزد ممبران کونسل میں رہنے چاہئیں۔ ان میں سے ایک RVFC سے رہے۔ باقی تین کیلئے قواعد وضوابط ترتیب دے دینے چاہئیں جن میں سے ایک پولٹری انڈسٹری، ایک ڈیری انڈسٹری اور ایک پیٹ پریکٹس سے متعلقہ کم از کم پندرہ سال کے تجربہ کا حامل کاروباری ویٹ ہونا چاہئے۔ ان تینوں کا انتخاب وفاقی کابینہ کی منظوری سے ہونا چاہئے اور جبکہ نامزدگی متعلقہ منسٹری کی جانب سے ہو۔

مزید پی وی ایم سی میں پاکستان پولٹری ایسوسی ایشن، پاکستان ویٹرنری فارما سیوٹیکلز ایسوسی ایشن، اور DGTO یا SECP سے رجسٹرڈ کوئی اور ایسوسی ایشن جس کا تعلق ڈیری، پولٹری، پیٹس یا متعلقہ پروفیشن سے ہو ان میں سے ہر ایسوسی ایشن کا نمائندہ بھی پی وی ایم سی میں شامل کرنا چاہئے تاکہ پرائیویٹ سیکٹر کی نمائندگی ہو سکے۔

مجوزہ ترامیم کے مطابق گریڈ 20 کا فنانس سے متعلقہ نان ویٹ بھی کونسل میں شامل کیا جائے گا۔ گریڈ 20 کے نان ویٹ آفیسر کو شامل کرنا اچھا اقدام ہے۔ مزید ایک لیگل ایکسپرٹ بھی کونسل کا حصہ ہونا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ انتہائی ضروری ہے کہ تمام صوبوں کے سیکرٹری لائیوسٹاک کو کونسل میں شامل کیا جائے۔ اس طرح کے افسران کی شمولیت سے یہ ادارہ انتظامی طور پر مستحکم ہوگا۔ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل میں بھی صوبائی ہیلتھ سیکرٹریز کونسل کا حصہ ہیں۔

مجوزہ ترامیم کے مطابق ممبر کونسل کا دورانیہ چار سال کیلئے ہوگا، کسی ممبر کی خالی جگہ پر منتخب ہونے والا ممبر چار سال کیلئے نہیں بلکہ باقی دورانیے کیلئے ممبر رہے گا۔ اپنے ادارے سے ریٹائرمنٹ کی صورت میں ممبر کونسل کی مدت ختم ہو جائے گی۔ ممبر کی جگہ خالی ہونے کی صورت میں ممبر کا انتخاب یا نامزدگی تین ماہ میں کی جائے گی۔ کونسل کی مدت ختم ہونے سے تین ماہ پہلے نئے ممبران کا انتخاب کر لیا جائے گا تاکہ تسلسل برقرار رہے۔

کونسل میں ایک دفعہ ممبر منتخب ہونے والے شخص کیلئے لازمی قرار دیا جائے کہ وہ اگلی ٹرم کیلئے ممبر نہ بن سکے۔ صدر اور نائب صدر کیلئے انتہائی لازم ہونا چاہئے کہ وہ اگلی دو ٹرم کیلئے صدر اور نائب صدر کا الیکشن نہیں لڑ سکیں گے۔ اس اقدام سے دوبارہ اس ادارے کو کسی فرد یا مخصوص گروہ کی جانب سے تباہ کرنے کے امکانات کم ہوں گے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد کونسل ممبر نہ رہنے کی ترمیم اچھا اقدام ہے۔

مجوزہ ترمیم کے مطابق کونسل کی ایگزیکٹو کمیٹی میں صدر اور نائب صدر کے ساتھ پانچ ممبران شامل ہوں گے جن میں ایک پیراویٹ کو بھی شامل کیا جائے گا۔ صدر، نائب صدر اور کونسل ملازمین کے ساتھ ساتھ لیگل ایڈوائزر اور کنسلٹنٹ کی مراعات مختص کرنے کا اختیار کونسل کے پاس ہوگا۔

ایگزیکٹو کمیٹی میں صدر اور نائب صدر سمیت کم از کم دس ممبران شامل ہونے چاہئیں۔ باقی آٹھ میں سے کم از کم چار کا تعلق سرکاری ویٹرنری تعلیمی اداروں سے لازمی ہونا چاہئے۔

ایکٹ میں نئی شقوں کی بھی تجاویز دی گئی ہیں۔ مبینہ ڈرافٹ کے مطابق کونسل کو ویٹرنری کلینکس، اینیمل ہیلتھ، اینیمل ویلفیئر فیسلیٹیز، سیمن پروڈکشن یونٹ اور ویٹرنری پریکٹس کے اداروں کے رجسٹریشن کا بھی اختیار ہوگا۔

ویٹرنری کلینکس، پریکٹس کے اداروں اور سیمن پروڈکشن یونٹس وغیرہ کی رجسٹریشن بھی پی وی ایم سی کے دائرہ اختیار میں نہیں ہونی چاہئے۔ اٹھارویں ترمیم کے تناظر میں یہ ویسے بھی صوبائی ڈومین ہے۔ دوسری جانب ویٹرنری کلینکس، ویٹرنری ہاسپٹلز، پیٹ کلینکس اور جانوروں کی صحت سے متعلقہ دیگر اداروں کو ریگولیٹ کرنے کیلئے صوبائی سطح پر ویٹرنری ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام انتہائی ضروری ہے۔ اس حوالے سے محکمہ لائیوسٹاک پنجاب میں بہت حد تک ماضی میں کام ہو بھی چکا ہے۔ اس کو حتمی شکل دیتے ہوئے کمیشن کے قیام کی جانب بڑھنا چاہئے۔

مجوزہ شق کیمطابق کسی بھی ویٹ کی جانب سے کونسل عہدیداران کے خلاف جھوٹ لکھنا، جھوٹی خبر، ڈاکومینٹری، سٹیٹمنٹ کے ذریعے کسی بھی ذریعہ بشمول الیکٹرانک یا جدید ذریعہ سے بدنام کرنا قابل جرم عمل ہوگا۔ کونسل ممبران، عہدیداران اور کمیٹیوں کو استثنیٰ حاصل ہوگا اور ان کے اقدامات پر قانونی کارروائی نہیں کی جا سکے گی۔

پاکستان میں پہلے ہی سے کسی کے بارے میں جھوٹی خبر چھاپنے یا سوشل میڈیا یا کسی اور میڈیا پر جھوٹ لکھنے کے حوالے سے قوانین موجود ہیں۔ پی وی ایم سی نہ تو دفاع کا ادارہ ہے اور نہ ہی حساس ادارہ کہ اس کے ایکٹ میں خصوصی طور پر شق ڈالی جائے۔ اس حوالے سے کونسل کے قانون میں خصوصی شق ڈالنے کا مقصد بادی النظر میں کونسل عہدیداران پر ہونے والی جائز تنقید کا خوف کے ذریعے راستہ بند کرنا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ خبر کے سچے یا جھوٹے ہونے کا فیصلہ کون کرے گا۔ اگر یہ فیصلہ کونسل نے خود ہی کرنا ہے تو یہ ممکن نہیں کہ کونسل مدعی بھی خود ہو اور منصف بھی خود۔ لہٰذا ایسی شق کو شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح کونسل کے ممبران، عہدیداران اور ملازمین کو مقدس گائیں بنانے کی بھی کوشش نہیں کی جانی چاہئے۔

پھر بھی اگر ایسی شق شامل کرنی ہے تو اس میں فیصلے کا اختیار کونسل سے باہر ہونا چاہیے۔ شق شامل کی جا سکتی ہے کہ اگر کونسل ممبر یا کسی عہدیدار کے بارے میں کوئی بھی خبر یا سوشل میڈیا پر تحریر جس پر کسی ممبر یا عہدیدار کو جھوٹے ہونے کا دعویٰ ہو، تو متاثرہ شخص کی درخواست پر رجسٹرار اس خبر میں لگائے گئے الزام کو FIA ، NAB یا کسی اور متعلقہ تحقیقاتی ادارے کے حوالے کردے کہ اس پر تحقیقات کی جائیں۔ اگر خبر یا لکھی گئی تحریر یا لگایا جانے والا الزام درست ہو تو اس عہدیدار کو قانون کے مطابق گرفت میں لایا جائے۔ اگر کسی نے کونسل ممبر کی ساکھ کو نقصان پہنچانے یا کردار کشی کیلئے جھوٹی خبر یا تحریر لکھی ہو، تو اس کے خلاف سائبر کرائم یا دیگر متعلقہ قوانین کے مطابق متعلقہ ادارہ کارروائی کرے۔

نئی مجوزہ شقوں کے بعد پاکستان ویٹرنری میڈیکل کونسل فنڈ کا قیام عمل میں لایا جائے گا جبکہ کونسل کا باقاعدہ بجٹ بنے گا۔ مزید اکاؤنٹس اور آڈٹ کا بہتر نظام تشکیل دیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ملازمین کی ریٹائرمنٹ کے بعد پنشن اور دیگر فوائد کے حوالے سے شق شامل کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔

ڈسپلنری پروسیڈنگز کے حوالے سے بھی تجویز دی گئی ہے۔ کسی بھی انکوائری کے لئے تین رکنی ٹیم تشکیل دی جائے جس میں ایک ممبر کونسل ہوگا۔ تین ممبران میں سے ایک لیگل ایکسپرٹ ہوگا۔ کسی بھی انکوائری کمیٹی کی مدد کیلئے پندرہ سالہ تجربہ کا حامل متعلقہ ویٹ بطور ایکسپرٹ شامل کیا جائے گا۔ کمیٹی نوے دن میں فیصلہ کرے گی۔

سزاؤں کے حوالے سے پرانی شق کی جگہ نئی شق شامل کی گئی ہے۔ بغیر رجسٹریشن ادارہ چلانے یا داخلوں کا اشتہار جاری کرنے پر قید کے ساتھ ساتھ جرمانے کی سزا ہوگی۔ اجازت سے زیادہ تعداد میں داخلے کرنے پر جرمانے کی سزا ہوگی۔ کونسل کی جھوٹی رجسٹریشن ظاہر کرنے پر جرمانے کے ساتھ ساتھ قید کی سزا ہوگی۔ قید کی سزا کا اختیار اینیمل ہیلتھ ایکٹ 2024 کے تحت قائم لائیوسٹاک ٹریبونل کے پاس ہوگا۔ کونسل کے کسی حکم یا اقدام سے متاثرہ شخص یا کونسل کا ملازم شکایت کی صورت میں لائیوسٹاک ٹریبونل کے سامنے اپیل کر سکتا ہے۔

فنڈ کے قیام، بجٹ، اکاؤنٹس، آڈٹ اور پنشن کے حوالے سے شقیں داخل کرنا اچھا اقدام ہے۔ ڈسپلنری پروسیڈنگز اور سزاؤں کے حوالے سے ترامیم اور نئی شقوں کا اضافہ بھی اچھا اقدام ہے۔ لائیوسٹاک ٹریبونل کے سامنے اپیل بھی مثبت قدم ہے بشرطیکہ ٹریبونل آزاد ہو۔

بغیر منظوری ویٹرنری تعلیمی ادارہ چلانے، بغیر منظوری داخلے کا اشتہار دینے اور منظور شدہ تعداد سے زیادہ داخلے کرنے پر سزاؤں کا تعین اچھا اقدام ہے۔ مزید اس پہلو پر بھی غور کرنا چاہئے کہ میرٹ داخلہ سے متعلقہ شق بھی شامل کی جائے۔ کچھ اداروں میں انتہائی کم ترین نمبروں پر بھی داخلہ کر دیا جاتا ہے۔ اس کیلئے داخلہ پالیسی وضع کرنی چاہئے۔ میڈیکل اور انجینئرنگ کی طرز پر کسی ٹیسٹ کا بھی اہتمام کیا جانا چاہئے تاکہ صرف قابل اشخاص ہی اس ڈگری میں داخلہ لے سکیں۔ ایکٹ میں عارضی منظور شدہ ویٹرنری تعلیمی اداروں کے حوالے سے بھی قانون سازی کرنی چاہئے تاکہ پروونشل ایکریڈیٹیشن کو قانونی شکل دی جا سکے۔

آخر میں پھر گزارش ہوگی کہ قومی سطح کا مشاورتی اجلاس بلایا جائے۔ دوسری جانب اس پہلو کو بھی دیکھنا ہوگا کہ ایکٹ کی شق 5 اور 6 کے مطابق کیا کونسل مکمل ہے؟ کیا اس کو اختیار ہے؟